126051 ـ كافره عورت سے زنا كرنےكے بعد شادى كرنا

سوال

ايك شخص نے كافره لڑكى سے زنا كا ارتكاب كيا اور اب وه اس لڑكى كے ساتھ مرتبط ہے، يہ لڑكى اب تك مسلمان نہيں ہوئى، كيا يہ شخص منافق شمار ہو گا كيونكہ وه ايك مسلمان خاندان كى طرف منسوب ہے اور اس كى بيوى غير مسلم ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

زنا كبيره گناه ہے اور اس كے مرتكب شخص اللہ سبحانہ و تعالى نے المناك عذاب كى وعيد سنائى ہے، اس ليے جو شخص بھى اس گناه كا مرتكب ٹھہرے اسے اس سے سچى و پكى توبہ كرنى چاہيے، اور اسے يہ معلوم ہونا چاہيے كہ اللہ سبحانہ و تعالى بندے كى توبہ سے بہت زياده خوش ہوتا ہے، حالانكہ وه اس كى توبہ سے غنى ہے.

اس ليے اس شخص كو اپنے گناه سے توبہ كرنى چاہيے، اور اس كو اپنے كيے پر شديد قسم كى ندامت بھى كرنا ہو گى اور عزم كرے كہ آئنده وه اس گناه كا ارتكاب نہيں كريگا.

اور اس نے جو زنا كے بعد اس سے شادى كرنے كا عمل كيا ہے اس كے متعلق گزارش ہے كہ:

اگر تو اس نے اپنے اس فعل پر توبہ نہيں كى، اور نہ ہى اس عورت سے زانيہ كا نام دور ہوا ہے تو ان دونوں كا نكاح صحيح نہيں؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى نے كافر عورتوں ميں سے عفت و عصمت نہ ركھنے والى عورت سے شادى كرنا حرام كيا كيونكہ وه عفت و عصمت كى مالك نہيں، حتى كہ اگر مرد نے خود توبہ كر لى ہو اور رجوع كر ليا ہو.

جيسا كہ ظاہر ہوتا ہے كہ اس نے ابھى تك توبہ نہيں تو پھر كيا حالت ہو گى؟!

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

سب پاكيزه چيزيں آج تمہارے ليے حلال كى گئيں اور اہل كتاب كا ذبيحہ تمہارے ليے حلال ہے، اور تمہارا ذبيحہ ان كے ليے حلال ہے، اور پاكدامن مسلمان عورتيں اور جو لوگ تم سے پہلے كتاب ديے گئے ہيں ان كى پاكباز دامن عورتيں بھى حلال ہيں، جبكہ تم ان كے مہر ادا كرو، اس طرح كہ ان سے باقاعده نكاح كرو، يہ نہيں كہ علانيہ زنا كرو، يا پھر پوشيده بدكارى كرو، منكرين ايمان كے اعمال ضائع اور اكارت ہيں اور آخرت ميں وه خساره پانے والوں ميں سے

ہیں المآئدة (5).

ابن كثير رحمہ اللہ كہتے ہيں:

قولہ: اور ان لوگوں كى پاكدامن عورتيں جنہيں تم سے قبل كتاب دى گئى .

ايك قول ہے كہ: اس سے آزاد پاكدامن عورتيں مراد ہيں لونڈياں نہيں، اسے ابن جرير نے مجاہد سے بيان كيا ہے، اور مجاہد كا كہنا ہے كہ: المحصنات: آزاد عورتيں ہيں، يہ بھى احتمال ہے كہ اس سے وہ مراد ہو جو اس نے بيان كيا ہے، اور يہ بھى احتمال ہے كہ آزاد سے مراد عفيف و پاكدامن عورتيں مراد ہيں، جيسا كہ ايك دوسرى روايت ميں مجاہد سے مروى ہے.

اور يہاں جمہور كا قول بھى يہى ہے، اور يہى بہتر ہے تا كہ اس ميں يہ جمع نہ ہو جائے كہ وہ ذمى بھى ہى اور اس كے ساتھ عفت و عصمت كى مالك بھى نہ ہو، تو اس طرح اس كى بالكل ہى حالت خراب ہو.

اور اس كے خاوند كے وہ كچھ حاصل ہو جو ايك مثال ميں كہا گيا ہے: " حشفا و سوء كيلة " يہ مثال اس كے ليے بيان كى جاتى ہے جس ميں دونوں غلط چيزيں جمع ہو جائيں.

آيت سے ظاہر يہ ہوتا ہے كہ محصنات سے مراد زنا سے پاك عفت و عصمت والى عورت ہے، جيسا كہ دوسرى آيت ميں ہے:

وہ عفت و عصمت كى مالك ہوں اور نہ تو اعلانيہ زنا كرنے والى ہوں اور نہ ہى پوشيدہ دوستياں لگانے والياں النساء (25).

ديكھيں: تفسير ابن كثير (3 / 42).

اور پھر يہ حكم صرف اہل كتاب كى كافر عورتوں كے ساتھ خاص نہيں، بلكہ يہ اسى طرح مسلمان عورت كو بھى اس وقت شامل ہو گا جب وہ زانيہ ہو.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ نے محصنات سے مراد عفت و عصمت والى ہونے كى وجہ سے آزاد عورتوں كا معنى كرنے كى مخالف نہيں كى كيونكہ احصان ميں عفت كا معنى پايا جاتا ہے اور انہوں نے اس كے متعلق بحث كرتے ہوئے آخر ميں لكھا ہے:

" اور جب اللہ سبحانہ و تعالى نے مسلمانوں اور اہل كتاب ميں سے صرف محصنات سے نكاح كرنا مباح كيا ہے، تو پھر زانيہ محصن نہيں اس ليے اللہ تعالى نے ان سے نكاح بھى مباح نہيں كيا "

دیكھیں: مجموع الفتاوى (32 / 121 ـ 122).

اور شیخ عبد الرحمن السعدى رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" اور فاجر قسم كى عورتیں جو عفت و عصمت كى مالك نہ ہوں ان سے نكاح كرنا مباح نہیں، چاہے وہ مسلمان ہوں یا پھر كتابى عورتیں، حتى كہ وہ توبہ نہ كر لیں، كیونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

زانى مرد زانى یا مشرك عورت كے علاوہ كسى سے نكاح نہیں كرتا .

دیكھیں: تفسیر السعدى (221).

مزید آپ سوال نمبر (85335) اور (96460) اور (104492) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كریں.

اس لیے اس مسلمان شخص پر نكاح فسخ كرنا واجب ہے، اور اس كو چاہیے كہ وہ اس عورت سے دور ہو جائے، حتى كہ جب تك وہ دونوں توبہ نہیں كر لیتے، اور اگر وہ توبہ كر لیں تو پھر شرعى طور پر شادى كى شروط كى موجودگى میں ان كا نكاح ممكن ہو سكتا ہے.

اس كے ساتھ ساتھ ہم ـ اگر نكاح فسخ كر كے توبہ كر لے ـ اس كو اس عورت سے شادى كرنے كى نصیحت نہیں كرتے چاہے وہ عورت توبہ بھى كر لے.

اور كتابى عورت كے ساتھ نكاح كرنے والے كے لیے جائز نہیں كہ وہ اس كتابى عورت كو اسلام قبول كرنے پر مجبور كرے، اور وہ شخص كتابى عورت كے ساتھ نكاح كرنے سے منافق شمار نہیں كیا جائیگا، چاہے كتابى عورت اپنے دین پر ہى باقى رہے، یہ مباح امر ہے.

ہم نے اہل كتاب كى عورتوں كے ساتھ مسلمان شخص كے نكاح كرنے میں پیدا ہونے والى خرابیوں كا سوال نمبر (20227) كے جواب میں تفصیلى بیان كیا ہے آپ اس كا مطالعہ كریں، كیونكہ یہ اہم ہے.

واللہ اعلم .